51

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور دینِ اسلام کی عزت قائم ہو

(فرمودہ 28 دسمبر 1956ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج ہمارے جلسہ سالانہ کا بھی آخری دن ہے اور جمعہ کا بھی دن ہے۔ اس طرح اِس جلسہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دُہری برکتیں رکھ دی ہیں۔ یعنی ایک جمعہ بھی درمیان میں آ گیا ہے اور دوسرے جلسہ سالانہ بھی ہے جس میں ذکرِ الٰہی کی کثرت ہوتی ہے اور کثرت سے خداتعالیٰ کے نام کے بلند کرنے کی تحریکیں اور خداتعالیٰ کے دین کی تشریحات ہوتی ہیں۔ چونکہ نمازیں جمع ہوں گی اور اس کے بعد تقریر ہو گی اس لیے میں خطبہ جمعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے متعلق مختصر طور پر کچھ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اذان سے لے کر سلام تک ایک ایسا وقت آتا ہے کہ بندہ جو کچھ مانگے خداتعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے[1] اور آج تو دُہری برکتیں جمع ہیں۔ ایک جلسہ سالانہ ہے جس کی بنیاد خداتعالیٰ کے

حکم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی۔ پھر ہزاروں مومن مرد اور ہزاروں مومن عورتیں سینکڑوں میل سے چل کر یہاں اس لیے آئے ہیں کہ وہ خداتعالیٰ کے نام کو بلند کریں اور ہزاروں ہزار آدمی دن اور رات دعائیں کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور دینِ اسلام کی عزت قائم ہو جائے۔ اِس مبارک دن میں جمعہ کا آنا اور اس ساعت کا ملنا جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن اس میں جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اُسے دے دیتا ہے بڑی بھاری خوش قسمتی ہے۔ اس لیے ابھی سے دعاؤں میں لگ جاؤ تا کہ آخری وقت تک کوئی موقع تمہارے ہاتھ سے جاتا نہ رہے اور تمہیں وہ ساعت مل جائے۔ لیکن دعا وہ کرو جو جامع اور مانع ہو۔ چھوٹی چھوٹی دعاؤں کے لیے دوسرے وقت بہت آتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے حج کیا تو میں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے تو اُس وقت جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے2 تو فرمانے لگے میرے دل میں کئی دعاؤں کی خواہشیں ہوئیں۔ پھر میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا کہ اگر میں نے یہ دعائیں مانگیں اور قبول ہوگئیں اور پھر کوئی اَور ضرورت پیش آئی تو پھر کیا ہوگا۔ پھر تو نہ حج ہوگا اور نہ یہ خانہ کعبہ نظر آئے گا نہ میں دعائیں کر سکوں گا۔ کہنے لگے تب میں نے سوچ کر یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ یااللہ! میں جو دعا کیا کروں وہ قبول ہوا کرے تا کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔

میں نے حضرت خلیفہ اول سے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ جب میں نے حج کیا تو مجھے بھی وہ بات یاد آ گئی۔ جونہی خانہ کعبہ نظر آیا ہمارے نانا جان نے ہاتھ اُٹھائے۔ کہنے لگے دعا کر لو۔ وہ کچھ اَور دعائیں مانگنے لگ گئے۔ میں نے کہا مجھے تو ایک ہی دعا یاد ہے۔ میں نے تو یہی دعا کی کہ یااللہ! اِس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقع ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقع ملا ہے تو میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقع پر جو دیکھ کے دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل اور احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا

نشانہ بھی اُس طرح نہیں لگتا۔ سوتم کو بھی میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے دل میں ذکرِ الٰہی کے علاوہ اور درود کے علاوہ یہ دعاؤں کے قبول کرنے کا خود بھی موجب ہیں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دل میں یہ دعا کرتے رہو کہ یااللہ! ہمیں دعائیں کرنے کی اور نیک دعائیں کرنے کی توفیق دے اور جو بھی تیری مرضی کے مطابق ہم نیک دعائیں کریں تُو اُن کو ہمیشہ قبول فرماتا رہ تا کہ ہم تیرے سوا کسی بندے کے محتاج نہ ہوں۔ ہم اپنی ہر غرض تیرے پاس لائیں اور تُو اُسے قبول کر۔ کسی بندے کا ہم کو محتاج نہ بنا۔

حضرت خلیفہ اول کو یہ دعوٰی تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں ایک ایسا نسخہ معلوم ہے کہ اُس کی وجہ سے جو ضرورت ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے اور روپیہ آ جاتا ہے۔ نانا جان مرحوم باہر جاتے تھے، چندے لیتے تھے مسجد کے لیے اور دارالضعفاء وغیرہ کے لیے۔ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے کہنے لگے میر صاحب! میں آپ کو وہ نسخہ بتاؤں کہ جس کے ذریعہ سے آپ کو گھر بیٹھے روپیہ آ جایا کرے اور مسجدیں بھی بن جائیں اور دارالضعفاء بھی بن جائیں۔ آپ کو باہر پھرنا نہ پڑے۔ ان کا نسخہ بھی آج تک مجھے پسند ہے۔ واقع میں مومن کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ سنتے ہی نانا جان کہنے لگے نہیں مجھے نہیں ضرورت۔ میں خدا کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہونا چاہتا۔ میں آپ سے نہیں سیکھنا چاہتا مجھے خدا دلائے گا اور اُسی سے مانگوں گا۔ آپ سے نسخہ نہیں لیتا۔ یہ بھی بڑی اچھی بات ہے۔ حضرت خلیفہ اول ان کے پیر بھی تھے، بیعت بھی کی ہوئی تھی۔ پھر وہ نسخہ بتانا چاہتے تھے۔ عام طور پر غیر احمدی سمجھا کرتے تھے کہ آپ کو کیمیا آتا ہے اور لوگ آیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہمیں کیمیا سکھا دیں۔ تو نانا جان پر وہ آپ ہی مہربان ہو گئے اور کہنے لگے میں آپ کو وہ نسخہ بتا دیتا ہوں جس کی وجہ سے جب ہمیں روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے خدا ہمیں آپ ہی مہیا کر دیتا ہے۔ مگر نانا جان کہنے لگے نہیں نہیں بالکل نہیں۔ میں نہیں سیکھنا چاہتا۔ میں تو خدا سے مانگوں گا۔ مجھے آپ سے نسخہ لینے کی ضرورت نہیں۔

تو دعائیں کرو اور یہ نسخہ بھی یاد رکھو۔ وہ بات بھی یاد رکھو جو اِس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور نانا جان والا نسخہ بھی یاد رکھو اور خدا سے یہ کہو کہ یااللہ! تُو ہمیشہ ہماری دعائیں قبول کر اور کبھی کسی بندے کا محتاج نہ بنائیو۔ ہمیشہ تُو اپنا ہی محتاج

رکھیو کیونکہ تیری احتیاج عبادت بھی ہے۔ بندے کی احتیاج ذلت ہے اور تیری احتیاج عبادت ہے۔ سو ہم تیرے عابد بندے ہوں، شکرگزار بندے ہوں، تجھ سے مانگنے والے ہوں اور تُو ہماری دعائیں قبول کرنے والا ہو۔ انسانوں کے ہاتھ ہمارے آگے پھیلے ہوئے ہوں، لوگ ہمارے پاس آئیں کہ جناب! ہمارے لیے دعا کیجیے ہماری فلاں ضرورت پوری ہو جائے۔ اور یہ نہ ہو کہ ہم اُن کے پاس جائیں اور اُن سے کہیں کہ تم ہماری مدد کرو کہ ہماری فلاں ضرورت پوری ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کرتا ہے اور میرا ہمیشہ سے تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور کئی دفعہ یہ شرمندگی ہوتی ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ سے ایک چیز مانگی تو پھر بعد میں وہ اتنی ملی کہ خیال آیا کہ تھوڑی کیوں مانگی تھی۔ اگر اُس سے زیادہ مانگی جاتی تو اللہ تعالیٰ اَور زیادہ سامان کرتا۔ میں یہاں ربوہ میں بیٹھا ہوں پہلے قادیان میں بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس وہ نوجوان بھیج دیئے جو تبلیغِ اسلام کے لیے دنیا میں نکل گئے اور ساری دنیا کو مسلمان بنانا شروع کیا اور کام میرا ہو گیا۔

ہم بچپن میں اپنی والدہ اور نانی سے ایک کہانی سنا کرتے تھے کہ تین چھوٹے چھوٹے بھائی تھے۔ اُن میں سے دو بھائیوں نے کوئی کام کیا اور ایک نے کچھ بھی نہ کیا۔ جس نے کچھ بھی نہ کیا وہ اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور انہوں نے اپنے اپنے حصہ میں سے جو کمایا تھا اُسے کچھ دے دیا۔ تو کہانی میں آتا تھا کچھ اُودنے نے دیا کچھ پودنے نے دیا اور چھوٹے میاں کا نام ہو گیا۔ یہی صورت یہاں ہے۔ کوئی مبلغ انگلستان جا رہا ہے، کوئی ہالینڈ جا رہا ہے، کوئی جرمنی جا رہا ہے، کوئی سوئٹزرلینڈ جا رہا ہے، کوئی امریکہ جا رہا ہے، کوئی انڈونیشیا جا رہا ہے، کوئی ملایا جا رہا ہے، کوئی فلپائن جا رہا ہے اور ہم گھر میں بیٹھے ہیں اور ہمارا کام ہو رہا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ کیا خوب تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں حالانکہ تبلیغِ اسلام تو اودنا اور پودنا کر رہے ہیں اور چھوٹے میاں کا صرف نام ہو رہا ہے۔

تو دیکھو خدا سے مانگا تھا۔ خدا نے خود نوجوان پیدا کیے۔ خدا نے ان کے دلوں میں تبلیغ کی آگ پیدا کی اور میری زبان میں تاثیر پیدا کی۔ میں نے کہا آؤ اور خدا تعالیٰ کے رستہ

میں لڑائی کرو۔ اور فوراً انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں اور پھر اپنے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو چھوڑا اور چلے گئے۔

شمس صاحب نے کل تقریر کی ہے۔ وہ اتنا عرصہ باہر رہے کہ ایک دفعہ اُن کے بچے نے اپنی ماں سے آ کر کہا کہ اماں! سکول میں سارے بچے کہتے ہیں ابّا ابّا! ہمارا ابّا کوئی نہیں؟ وہ اتنی مدت باہر رہے کہ چھوٹا بچہ تھا پیدا ہو کر جوان ہو گیا اور اسکول میں داخل ہو گیا ابّا کی کبھی شکل نہیں دیکھی تھی۔ آخر ماں سے پوچھنا پڑا کہ سارے بچے آتے ہیں اور کہتے ہیں ابّا نے یہ کہا ابّا نے یہ کہا ہمارا ابّا کوئی نہیں؟ اِسی طرح حکیم فضل الرحمان صاحب تھے۔ وہ پندرہ سال باہر رہے۔ اَور بھی کئی مبلغ ہیں اور بڑا لمبا عرصہ باہر رہے۔ ان کی حالتیں بدل گئیں۔ جوان تھے بڈھے ہو گئے۔ نیر صاحب مرحوم بیچارے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے جو ماریشس گئے، حافظ عبید اللہ صاحب شہید یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی عمریں باہر خرچ کر دیں۔ اور ان کو باہر لے جانے والا کون تھا؟ خدا ہی تھا۔ میں نے تو منہ سے ایک بات کہی تھی کہ آؤ! دینِ اسلام کی خدمت کے لیے میری مدد کرو اور اللہ تعالیٰ نے چاروں طرف سے میری طرف پرندے اُڑا دیئے اور کہا یہ پرندے حاضر ہیں اِن کو لو اور اِن کو لے کر دینِ اسلام کی تبلیغ کرو۔ تو پرندے خداتعالیٰ نے بھیجے میں نے صرف اُڑائے ہی تھے لیکن نیک نامی اور شہرت مجھ کو مفت میں مل گئی۔ کام کرنے والے وہ تھے، بیوی بچے انہوں نے چھوڑے، وطن انہوں نے چھوڑا، لوگوں سے گالیاں اور ماریں انہوں نے کھائیں اور مخالفتیں انہوں نے سہیں، گورنمنٹوں کا بھی بعض دفعہ انہیں مقابلہ کرنا پڑا اور مجھے قادیان بیٹھے ہوئے یا ربوہ بیٹھے ہوئے یہ شہرت مل گئی کہ تبلیغِ اسلام کر رہا ہے۔

سو اللہ تعالیٰ سے مانگو وہ دے گا اور اِس طرح مانگو کہ یااللہ! گھر بیٹھے تُو ہماری ضرورتیں آپ پوری کیا کر، ہمیں کسی بندے کے پاس نہ جانا پڑے اور تیرے سوا کسی اَور کا محتاج نہ ہونا پڑے"۔ (الفضل 30 جنوری 1957ء)

1: بخاری کتاب الجمعة باب السَّاعة الَّتِی فی یوم الجمعة (مفهومًا)

2: کنز العمال جلد 7 صفحہ 765 مطبوعہ دمشق 2012ء